للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی

للشیخ الاکبر محیی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

تصنیف :- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ

ترجمہ تشریحات وتنبیہات :- حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

ناشر :- ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی، کراچی

طابع :- ایجوکیشنل پریس، کراچی

بار اوّل :- ایک ہزار

سال طباعت :- ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

سال اشاعت :- ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ہدیہ :- ایک سو پچیس رُوپے صرف

ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی

جامعہ تاجیہ، سیکٹر ۱۴-اے، بی، لغزرون کراچی

(پوسٹ بکس ۱۸۰۸۴۔ کراچی ۳۳)

سترھویں حکمت

(تشریحات)

وجودیہ کی فص کلمۂ داؤدیہ

کلمۂ داؤدیہ کو حکمتِ وجودیہ سے مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صورتِ انسانیہ میں خلافتِ الٰھیہ کے ساتھ وجود کا اتمام ہوا۔ سب سے پہلے خلافت کا ظہور آدم علیہ السّلام میں ہوا۔ اور سب سے پہلے خلافت کی تکمیل، تسخیر کے ساتھ داؤد علیہ السّلام میں ہوئی۔ اس حیثیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو، پرندوں کو آپ کے ساتھ تسبیح کرنے میں مسخر کر دیا۔ آپ کو بادشاہت عطا کی، حکمت دی اور فیصلہ کن خطاب عطا کیا۔ یہ سب نعمتیں خدا نے آپ کی ذات میں جمع فرما دی تھیں۔ یوں تو تمام انبیاؑ اللہ کے خلیفہ ہیں، مگر کسی نبی کے متعلق بھی صراحتاً خلافت کا اعلان نہیں فرمایا۔ یہ حضرت داؤد ہی ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ خطاب فرمایا ہے۔

يَا دَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ

یعنی اے داؤد ہم نے زمین میں تجھ کو اپنا خلیفہ بنایا، پس تو نوعِ انسانی میں حق کے ساتھ حکومت کر اور نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ،

یعنی ہوائے نفس کی پیروی وحی کے راستے سے تم کو بھٹکا دے گی۔

ممکن ہے کہ خلافتِ آدمؑ داؤدؑ کے مرتبہ کے برابر نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے کہ آدم ان لوگوں کے خلیفہ ہوں۔ جو ان سے پہلے زمین میں بستے تھے۔ اور خلق میں حکم الٰہی چلانے کے لئے نائبِ حق نہ ہو۔ اگر آدمؑ نائب وخلیفۃ اللہ واقع میں بھی ہوں تو ایسی تنصیص و تصریح تو نہیں ہے جیسی حضرت داؤد کے لئے ہے۔ بے شک زمین پر جو خلیفۃ اللہ ہوئے ہیں۔ وہ انبیاء ورسل ہی ہیں۔

آج کے دن خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلافت باقی نہیں ہے، کیوں کہ اس وقت کے خلفاء بجز شرع خاتم النبیین کے کوئی حکم نہیں دے سکتے۔ اور دائرہ شرع سے باہر نہیں نکل سکتے۔ مگر یہاں ایک دقیقہ ہے۔ نازک بات ہے اس کو ہمارے ہی جیسے شخص جان سکتے ہیں۔ وہ دقیقہ یہ ہے، شرع رسول پر حکم کرتے ہیں۔ تو ان کا ماخذ کیا ہے۔ یہ کہاں سے حکم لیتے ہیں۔ خلیفۂ رسول تو وہ ہیں جو قرآن و حدیث سے حکم لیتے ہیں۔ جو عن فلاں عن فلاں منقول ہیں۔ قرآن و حدیث میں مصرح حکم نہیں ملتا تو قیاس کرتے ہیں۔ اجتہاد کرتے ہیں۔ مگر اس اجتہاد کی اصل وہی منقول قرآن و حدیث ہیں۔

ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کشف و الہام سے جو ظنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں۔ لہٰذا خود اس حکم شرعی میں خلیفۃ اللہ ہیں۔ پس ایک طور پر مادۂ کشف۔ الہام اور مادۂ وحیٔ رسول ایک ہیں۔ گو الہام ظنی اور وحی قطعی ہے۔ پس خلیفہ جو ولی ہوتا ہے ظاہر میں متبع نبی ہوتا ہے۔ اور بباطن موافق نبی۔ جیسے عیسٰی نزول فرمائیں گے تو متبع خاتم النبیینؐ ہوں گے جیسے نبی محمدؐ توحید میں موافق و متبع انبیائے سابق کے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان انبیائے سابقین کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی۔ تم بھی اے محمدؐ ان کی پیروی کرو۔ وہ خلیفہ، ولی، صاحبِ کشف اللہ تعالیٰ سے لینے کے طریقے سے واقف ہونے کی وجہ سے خاتم النبیینؐ کے موافق ہے۔ کیوں کہ مرضی الٰہی اور حق وہی ہے جو خاتم النبیین کی شرع